عیسائی اور مسلم راہنما قومی یک جہتی کا اعلان کرتے ہیں

عیسائی اور مسلم راہنماؤں کا ایک اجلاس 26 مارچ 1990ء کو قاہرہ میں منعقد ہوا جس میں دونوں مذہبی گروہوں کے درمیان 337 مسلمانوں اور عیسائیوں کی گرفتاری کے نتیجے میں جنم لینے والی کشیدگی پر غور و خوض کیا گیا۔ یہ گرفتاریاں قاہرہ سے 200 کلومیٹر دور المنیہ کے نواحی علاقے میں فسادات کے بعد عمل میں آئی تھی۔

اجلاس کا بندوبست مصری وزیر اوقاف (مذہبی ادارے) محمد علی محبوب نے کیا تھا۔ اس میں جمہوریہ مصر کے مفتی شیخ محمد سعید طنطاوی، الازہر یونیورسٹی شعبہ علوم اسلامیہ (اسلامک سٹڈیز) کے ڈین ڈاکٹر محمد علی میوش کاپٹک ارتھوڈوکس چرچ (COPTIC ORTHODOX CHURCH) کے سربراہ عزت ماب پوپ شنودا سوئم کے نمائندوں بشپ بن یامین، بشپ بشوئے اور محترم پاؤل مبیسل نے شرکت کی۔ المنیہ اور اسیوط سمیت بالائی حصہ کے چرچوں کے نمائندے اور ساحلی شہر پورٹ سعید اور المجلس الملی (مسلمانوں کی کونسل) کے ممبر بھی اس میں شریک ہوئے۔ بات چیت حالیہ فسادات اور "مصر ایک اور لبنان نہیں بنے گا" کی یقین دہانی کے لیے مختلف قسم کے اقدامات پر مرکوز رہی۔ شرکا نے ایک مشترکہ اعلامیے پر اتفاق کیا۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ عیسائی اور مسلمان یہ امر یقینی بنانے کے لیے مل جل کر کام کریں گے کہ "قومی یکجہتی" منہدم نہ ہو اور مصر ویسا ہی رہے جیسا کہ یہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ تاریخ کے پورے دور میں ایک برج کی طرح جہاں صلیب اور ہلال کا باہمی ملاپ ہوتا چلا آیا ہے"۔

اعلامیہ میں یہ بات نوٹ کی گئی کہ اس طرح کشیدگی جیسی کہ بالائی مصر میں دیکھنے میں آئی۔ دنیا کے اکثر خطوں میں رونما ہوتی رہتی ہے اور اسے غیر ضروری طور پر خطرے کی علامت نہیں سمجھنا چاہیے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ "مسلمانوں اور کاپٹک عیسائیوں میں سے سمجھدار لوگ یہ یقینی بنانے کے لیے چوکس رہیں گے کہ مستقبل میں اس قسم کے فسادات دوبارہ رونما نہ ہوں"۔

ٹھوس کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک مشترکہ ورکنگ گروپ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں دونوں گروپوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ جو صورتحال پر نظر رکھیں گے۔